بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ — یوم پنجشنبہ — فی پرچہ ۱۰ر

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۳ ماہ وفا ۱۳۳۷ ہش ۔ ۳ جولائی ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۱۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ جولائی۔ مری سے آج صبح جو اطلاع بذریعہ فون موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ کی صحت

جیسا کہ کل شائع ہو چکا ہے۔ مورخہ ۳۰ جون کی اطلاع آمدہ از لاہور کے مطابق صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب افاقہ ہے۔ اور عام حالت بھی بہتر ہے۔ البتہ کمزوری ابھی بہت ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انکو صحت عطا فرمائے آمین

درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ نواب مسعود احمد خان صاحب مطلع فرماتی ہیں کہ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ قریباً دو ہفتہ سے بعارضہ بخار و پیچش بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ہالینڈ میں عید الاضحیٰ کی نہایت کامیاب تقریب

ہالینڈ کے متعدد ممتاز اور مشہور و معروف اصحاب کی شمولیت ۲ اشخاص کا قبول اسلام

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ نے نماز عید پڑھائی اور ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا

ہالینڈ سے آمدہ برقیہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں کے احمدیہ مشن نے بھی عید الاضحیٰ کی تقریب بڑی کامیابی کے ساتھ منائی۔ اس تقریب میں مختلف ممالک کے مسلمان شامل ہوئے۔ نیز ہالینڈ کی متعدد ممتاز اور مشہور و معروف شخصیتوں نے اس میں حصہ لیا۔ پریس کے نمائندے بھی موجود تھے۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو اشخاص نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔

نماز عید محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھائی۔ جس کے بعد آپ نے اسلامی تعلیمات کی برتری اور فضیلت پر ایک ایمان افروز خطبہ دیا مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن ہالینڈ کی تار بنام الفضل کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ڈی ہیگ ۳۰ جون۔ کل یہاں پر عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی کے ساتھ منائی گئی۔ اس موقعہ پر مقامی اور بیرونی ممالک کے بہت سے مسلمانوں کے علاوہ ہالینڈ کی متعدد ممتاز اور مشہور و معروف شخصیتیں بھی احمدیہ مشن ہاؤس میں موجود تھیں۔ اخباری نمائندگان بھی آئے ہوئے تھے شام کو معزز مہمانوں کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت عشائیہ دی گئی۔

نماز عید محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ نے پڑھائی بعد ازاں آپ نے ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے عید الاضحیٰ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی برتری اور فضیلت پر بڑی عمدگی کے ساتھ روشنی ڈالی۔ اور اسلام کی صداقت و حقانیت کو واضح فرمایا۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس مبارک موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے دو سعید الفطرت اشخاص کو اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی الحمد للہ

(حافظ) قدرت اللہ

لبنانی افواج نے باغیوں کی سپلائی لائن توڑ دی

ٹریپولی (لبنان) ۲ جولائی۔ لبنان کے فوجی ہیڈ کوارٹر کی اطلاع کے مطابق سرکاری فوجوں نے ٹریپولی کے قریب باغیوں کی اہم سپلائی لائن کاٹ دی ہے۔ اور باغیوں کے زبردست حملوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق بیروت کا بین الاقوامی ہوائی اڈہ ابھی تک باغیوں کی دسترس سے باہر ہے۔

لبنانی فوج نے دعوے کیا ہے کہ انہوں نے باغیوں کی اہم سپلائی لائن توڑ دی ہے۔ اور گزشتہ رات ۲۵۰ باغیوں کے ایک دستے نے سڑک کو کھولنے کی جو کوشش کی تھی۔ اسے بھی ناکام بنا دیا گیا ہے۔ ٹریپولی میں مقیم فوجی کمان کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ لبنانی فوج کے مسلح دستوں نے دریائے ابو علی کی وادی میں باغیوں کی اہم سپلائی لائن کے روٹ پر زبردست پوزیشن سنبھال لی ہے۔ اور انہوں نے "لوری" کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ یہ علاقہ ٹریپولی سے دس میل دور مغرب کی طرف واقع ہے۔ فوج کے زبردست جوابی حملوں کی وجہ سے ٹریپولی کے پرانے شہر میں باغیوں کے حوصلے پست ہوئے ہیں۔ اور ان کے پاس اسلحہ کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔

امریکہ ایٹمی ہتھیاروں کے حصے فروخت کرے گا

واشنگٹن ۲ جولائی۔ کانگریس نے صدر آئزن ہاور کو اختیار دے دیا ہے۔ کہ وہ کسی ایسے دوست ملک کو جس نے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں معتد بہ ترقی کر لی ہو۔ ایٹمی ہتھیاروں کے غیر ایٹمی حصے فروخت کر سکتے ہیں یا ادھار پر دے سکتے ہیں۔ یہ اختیار ایٹمی توانائی کے موجودہ قانون میں ایک ترمیم کے ذریعہ دیا گیا ہے۔ جسے کل سینیٹ میں منظور کر لیا گیا ہے۔

مصنوعی سیارہ کے ساتھ غبارہ بھیجا جائیگا

واشنگٹن ۲ جولائی۔ امریکی فوج آئندہ مصنوعی سیارہ ایکسپلورر کے ذریعہ ایک بارہ فٹ قطر کا غبارہ خلا میں بھیجنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ ایلومینیم کے خول کا یہ غبارہ تیار کیا جا چکا ہے۔ یہ سب سے بڑا مصنوعی سیارہ ہو گا۔ اور دوربین کی مدد کے بغیر سطح زمین سے [illegible] نظر آئے گا۔

طیارہ رانی کی قومی مشاورتی کمیٹی نے یہ غبارہ بنوایا ہے۔ اور کمیٹی کے افسروں کا کہنا ہے۔ کہ یہ سیارہ ۴۰۰ میل کی بلندی پر صبح و شام دیکھا جا سکے گا۔ اور اگر مطلع صاف ہو تو سولہ میل کی بلندی پر بھی نظر آئے گا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل۔بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ جولائی ۱۹۵۸ء

نویں اصلاح

الٰہی تحریکوں کے مخالفین رنگا رنگ قسم کے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان ساری قسموں کی طرف اشارے فرمائے ہیں۔ ان مخالفین میں سے سب سے خطرناک وہ ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی صورت میں مذہبی چولہ پہنے ہوتے ہیں۔ مشرک لوگوں میں بھی جیسا کہ مکہ مکرمہ کے بُت پرست تھے خلاف اسلام تحریک کے لیڈر وہی لوگ تھے۔ جو مذہبی لحاظ سے اپنے آپ کو پیشوا خیال کرتے تھے۔ یہ لیڈر عوام کے مذہبی جذبات سے کھیل کر اسلام کی مخالفت کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ چنانچہ ابوجہل اور ابولہب وغیرہ جو قریش اور دیگر عربوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسلمانوں کے برخلاف اُکساتے تھے۔ وہ بظاہر اپنے دین کی حفاظت اور اس کے فروغ کے لئے ہی کوشاں تھے چنانچہ ان لیڈروں نے بزعم خود اپنے دین ہی کے لئے تنظیم قائم کی تھی:

اگر یہ لوگ مذہب کے نام پر کھڑے نہ ہوتے تو یقیناً ان کی مخالفت اتنی سختی اختیار نہ کرتی۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دین کی وجہ سے ہی وہ شرائط پیش کی تھیں۔ کہ ہم آپ کو اپنا بادشاہ بنا لینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ بتوں کے خلاف تبلیغ کرنا چھوڑ دیں۔ انہوں نے آپ کو شعب ابی طالب میں اسی لئے بند کیا تھا۔ اور آپ کا بائیکاٹ اسی لئے کیا تھا۔ کہ وہ آپ کی تحریک کو اپنے دین کے لئے خطرناک سمجھتے تھے۔ پھر انہوں نے قریش کے تمام خاندانوں کو اسی لئے آپ کے قتل پر آمادہ کر لیا تھا۔ کہ وہ بزعم خود عوام کے مذہبی جذبات کو بھڑکا سکتے تھے بے شک امتدادِ زمانہ کے ساتھ وہ بُت پرستی اختیار کرتے چلے گئے تھے۔ لیکن وہ اپنے آپ کو دین ابراہیمی کے ہی علمبردار سمجھتے تھے۔ اگرچہ دین ابراہیمی کی بنیاد مکہ مکرمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرزند ارجمند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانیوں سے رکھی گئی تھی۔ اور یہیں الٰہی دین کا مصفا سرچشمہ پھوٹا تھا۔ جس کا زندہ نشان کعبۃ اللہ ہے۔ لیکن جہالت اور مرورِ زمانہ نے ان کے اپنے زمانہ کے لحاظ سے انہیں طرح طرح کے پردوں سے بت پرستی پر قائم کر دیا تھا۔ چنانچہ وہ بُت پرستی کو بُت پرستی نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ اسکو بھی دین ابراہیم ہی خیال کرتے تھے۔ اور بتوں کو محض اللہ تعالےٰ کی صفات کا مظہر خیال کرتے تھے۔

چونکہ اس زمانہ میں انسان ابھی عقل و شعور کے ابتدائی مراحل ہی طے کر رہا تھا۔ اس لئے انہوں نے اور اس زمانہ کی باقی اقوام نے اپنے زمانہ کے درجۂ جہالت کے مطابق اینٹ پتھر اور لکڑی کے بُت تراش لئے۔ اور قریش ان کو پُوجنے سے ہی سمجھتے تھے۔ کہ وہ ابراہیمؑ کے خدا تعالیٰ کی پرستش کر رہے ہیں۔ وہ اکثر نیک نیتی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ گم کردہ راہ سمجھتے تھے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ سے ان کا تعلق صدیوں سے منقطع ہو چکا ہوا تھا۔ اس لئے وہ نہیں سمجھ سکتے تھے۔ کہ کوئی انسان اللہ تعالےٰ سے کلام بھی کر سکتا ہے۔ اور کسی انسان کو اللہ تعالےٰ اپنی وحی بھی ارسال کر سکتا ہے۔ پھر وہ چونکہ اپنے آپ کو ہی بڑا دانشور اور دیندار سمجھتے تھے وہ کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالےٰ بالفرض کسی کو رسول بنا کر بھیجتا۔ تو کیا وہ ایسے ہی یتیم اور غریب انسان کو بھیجتا وہ دو بڑے شہروں کے کسی بڑے دیندار صاحب ثروت کو کیوں نہ منتخب کرتا؟

آج ظاہرا بُت پرستی تو شاید ممکن نہیں رہی۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو آج بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت بعض ملت ابراہیم کے دعویدار بھی اس قسم کی بت پرستیوں میں گرفتار ہو چکے ہوئے ہیں اس کا ٹھوس نمونہ اگر دیکھنا ہو تو مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کا وہ انتخابی منشور ملاحظہ کر لیجئے جو حال ہی میں شائع کیا گیا ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ یہاں بھی دعوےٰ وہی ہے یعنی "ملت ابراہیمی" کا استحکام۔ اور "اقامتِ دینِ متین" لیکن دعوے کے گرد مختلف خام خیالیوں کے ۳۶ سے زیادہ عقلی، سیاسی۔ اور معاشرتی مسائل کے اصنام جمع کر دیئے گئے ہیں جس بات کو ابھی شاید عوام محسوس نہ کر سکتے ہوں لیکن جب کوئی بندۂ حق ان بتوں کو توڑ کر چور چور کر دے گا۔ تو ایک زمانہ دیکھے گا۔

یہی وجہ ہے یہی خوف ہے

کہ

جس سے اس منشور کی روح تھرتھرا رہی ہے اور اس منشور کو ترتیب دینے والوں نے بوکھلا کر اپنی حقیقت "دستوری اصلاحات" کے زیر عنوان نا نویں شق میں اُگل دی ہے۔ کہ

۹۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

آخر قریش نے اپنے زمانہ کے لحاظ سے اس سے زیادہ کیا کیا تھا؟ انہوں نے بھی بزعم خود مسلمانوں کو اپنے زمانہ کے رسم و رواج کے مطابق غیر مسلم اقلیت ہی قرار دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر آسمان کے فرشتوں نے ان کے منہ پر ایسی چپت رسید کی کہ تاریخ گواہ ہے ؎

کہاں کے دیر و حرم گھر کا راستہ نہ ملا

آج دنیا دیکھ سکتی ہے کہ

"ملتِ ابراہیمی"

کس کے دم سے زندہ ہے۔ اور کس کے دم سے ترقی کی منازل طے کر رہی ہے!

بدر میں باقی سرداروں کی رائے تھی کہ جنگ نہ کی جائے۔ مگر وہ نہ مانا۔ جب صبح میدان جنگ میں ایک مجاہد اس کا سر کاٹنے لگا تو اس نے التجا کی کہ گردن لمبی رہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ غرورِ نفس کی وجہ سے انسان کتنا "ضدی" بن سکتا ہے۔

اطفال الاحمدیہ کے امتحان کی تاریخ کا اعلان

امتحان ۱۳ جولائی بروز اتوار ہوگا

مجالس اطفال الاحمدیہ کے امتحان کے لئے "اسلام کی پہلی کتاب" مصنفہ چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ مقرر کی گئی ہے۔ اور اعلان کیا گیا تھا۔ کہ وسط جولائی میں اس کا امتحان ہوگا۔ اس اعلان کے ذریعہ سے جملہ مجالس اطفال کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ یہ امتحان ۱۳ جولائی ۱۹۵۸ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ جملہ قائدین اور زعماء کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں خصوصی توجہ مبذول فرمائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ اطفال کو امتحان کے لئے تیار فرمائیں۔ نیز جلد از جلد مرکز کو ایسے اطفال کی تعداد سے مطلع کیا جائے۔ جو اس امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ کتاب "احمدیہ کتابستان ربوہ" سے ۱۲؍ فی نسخہ کے حساب سے دستیاب ہو سکے گی۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وصیت کیلئے ایک ضروری شرط

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کوئی شخص ظاہر طور پر کسی حکم شریعت کو توڑتا تو نہیں؟ ظاہر کی شرط اس لئے کہ دل کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ میرے نزدیک جو ڈاڑھی منڈواتا ہے۔ اس کی بھی وصیت جائز نہیں۔ کیونکہ شعار اسلام کی ہتک کرنے والا ہے۔"

(اخبار الفضل ۸ دسمبر ۱۹۱۹ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ایک عیسائی فرقہ ——— مارمون

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب انچارج سوئٹزرلینڈ مشن)

عیسائیت کے ایک فرقہ مارمون نامی کے بہت سے مبلغ مختلف ممالک میں گھومتے رہتے ہیں۔ چند روز ہوئے ان کے دو مبلغ خاکسار کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے آئے ذیل میں خاکسار اس گفتگو کا خلاصہ درج کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے اس نئے فرقہ کی بنیادی عقائد پر روشنی پڑتی ہے۔

مارمون۔ ہم ایک پیغام لائے ہیں۔

خاکسار۔ آپ کا پیغام کیا ہے؟

مارمون۔ آپ محمڈن ہیں نا؟

خاکسار۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ ہمارا مذہب اپنے آپ کو کسی انسان کی طرف منسوب نہیں کرتا۔ ہمارے مذہب کا نام اسلام ہے جس کے معنے فرمانبرداری کے ہیں! ور مسلمان وہ ہے جو اپنی مرضی کو خدا تعالےٰ کی مرضی کے تابع کردے۔ ہاں تو آپکا پیغام کیا ہے!

مارمون۔ میں پہلے تاریخی پہلو کو لیتا ہوں یروشلم میں چھ سو سال قبل مسیحؑ ایک شخص لیہی (LEHI) پیدا ہوا۔ وہ یرمیاہ نبی کا ہمعصر تھا۔ اور خود بھی نبی تھا۔ اسے یہ بتایا گیا تھا۔ کہ وہ اپنے وطن کو چھوڑ دے۔ چنانچہ وہ اپنے ملک کو چھوڑ کر بحیرۂ احمر کے ساحل پر پہنچا۔ اور وہاں سے جہاز لے کر جنوبی امریکہ کے ساحل پر اترا۔ اس کے چار بیٹے تھے جن میں سے ۲ دو نافرمان نکلے۔ سزا کے طور پر ان کی جلد کا رنگ سرخ کردیا گیا۔ اس کے بالمقابل دوسرے دو فرمانبردار بیٹوں کی جلد کا رنگ سفید تھا۔ ان کی نسل کو Nephites کہتے ہیں۔ اور سرخ جلد والوں کی نسل Lamanites کہلاتی ہے۔ اوّل الذکر دونوں بیٹے نبوت کے مقام پر پہنچے۔ اور انہوں نے مسیحؑ کی آمد کے بارہ پیشگوئیاں کیں۔ نیز یہ کہ یہود انہیں صلیب پر چڑھائیں گے اور یہ کہ بعد میں مسیحؑ امریکہ کی طرف بھی سفر اختیار کریں گے! ور Nephites کے پاس آئیں گے۔ انجیل سے پتہ لگتا ہے کہ صلیبی موت کے بعد مسیحؑ دوبارہ زندہ ہو گئے تھے۔

خاکسار۔ کیا آپ کے نزدیک انجیل قابل اعتبار ہے۔

مارمون۔ ہاں۔ ایک حد تک۔

خاکسار۔ اگر کوئی کتاب سو فیصدی قابل اعتبار نہیں بلکہ صرف ایک حد تک قابل اعتبار ہے یا یوں کہئے کہ ننانوے فیصدی حد تک قابل اعتبار ہے۔ تو اس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ وہ کتاب بالکل قابل اعتبار نہیں۔ کیونکہ قابل اعتبار ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ سو فیصدی اور ہر لحاظ سے قابل اعتبار ہو۔ دگرنہ امان اٹھ جاتا ہے۔ اور انسان شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

مارمون۔ انجیل میں بہت سی باتیں انسان کی طرف سے لکھ دی گئی ہیں۔ ترجمہ کرنے والوں نے ذاتی نظریات بھی متن میں شامل کر دئے تھے۔

خاکسار۔ تو کیا ہم اس صورت میں انجیل پر اعتبار کر سکتے ہیں؟

مارمون۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ انجیل اغلاط سے پاک ہے۔ لیکن انسان پڑھتے وقت خود غلط اور صحیح میں فرق کر سکتا ہے ہر حال تو قصہ مختصر یوحنا باب ۱ آیات چودہ تا سولہ میں لکھا ہے۔ کہ مسیحؑ نے بعض اور اقوام کی طرف بھی جانا تھا۔ جب یہودیوں نے خدا کو قتل کر دیا

خاکسار۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا آپ مسیح کو خدا بھی کہتے ہیں؟

مارمون۔ نہیں۔ لیکن مسیحؑ کو خدا تعالیٰ کے ساتھ رشتہ تھا۔

خاکسار۔ اگر میرا کوئی رشتہ دار ہو تو وہ رشتہ دار اور میں دونو ایک وجود نہیں ہو سکتے۔ بیک وقت۔ فرق ضرور قائم رہتا ہے۔ مسیح کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہونا یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ وہ خود بھی خدا تھے۔

مارمون۔ لیکن مسیحؑ انسان اور خدا تھے آپ کو دو طاقتیں دی گئی تھیں۔ اپنی والدہ سے آپ نے مرنے کی طاقت ورثہ پائی۔ اور خدا باپ سے ابدی زندگی کی۔

خاکسار۔ ان دونو طاقتوں میں سے کونسی طاقت زیادہ طاقتور تھی۔ مرنے کی یا زندہ رہنے کی؟

مارمون۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم خدائی تدبیر کو مکمل طور پر سمجھیں۔

خاکسار۔ اس مرحلہ پر میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ دوران گفتگو میں آپ ایسی باتیں سنیں گے۔ جو شاید آپ کے لئے غیر معمولی ہوں گی۔ آپ نے ان کی طرف کبھی بھی توجہ نہیں کی ہو گی۔ میرا مقصد آپ کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا نہیں بلکہ محض تصویر کا دوسرا رُخ دکھلانا ہے۔ آپ بھی اسے اسی نقطہ نگاہ سے سمجھنے کی کوشش کریں۔

مارمون۔ بات یہ ہے کہ مسیحؑ کی پیدائش عام رنگ کی نہ تھی۔ اس لئے آپ انسان نہ تھے۔

خاکسار۔ آپ کا اس سے کیا مطلب ہے؟ آپ پھر خدا تعالیٰ کے وجود کو انسانوں پر محمول کر کے اسے ایک بیوی دینا چاہتے ہیں۔ اور اس کا بیٹا بنانا چاہتے ہیں۔ بعض دفعہ عیسائی حضرات ایک خطرناک لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یعنی خدا کی ماں۔ یہ ہمارے نزدیک سخت قسم کا گناہ ہے کہ اس قسم کے الفاظ استعمال کئے جائیں۔ آخر آپ لوگوں کا تصور خدا تعالیٰ کے وجود کے بارہ میں کیا ہے؟

مارمون۔ لیکن مسیحؑ عام انسانوں کی طرح نہ تھے۔

خاکسار۔ عام انسانوں کی طرح نہ تھے۔ تو خاص انسانوں کی طرح تھے۔ بہرحال انسان ہی تھے۔ بغیر انسان ہونے کے وہ ہمارے لئے نمونہ نہیں بن سکتے۔ اگر آپ کے اندر ایسے خواص و قوی تھے جو انسانوں کو میسر نہیں آ سکتے تو انسان ان کی پیروی کیونکر کر سکتے ہیں۔

مارمون۔ قصہ مختصر۔ کتاب مارمون کے مطابق عیسیٰؑ نے امریکہ کی طرف آنا تھا۔ یعنی بعث بعد الموت کے بعد اور ان امریکن اقوام تک وہ پیغام پہنچانا تھا۔ جو آپ نے یہود کو دیا تھا۔

خاکسار۔ کونسی اقوام تک؟ کیا امریکن اقوام اسرائیل کی اولاد ہیں؟

مارمون۔ وہ یوسفؑ کے سب سے بڑے بیٹے Manasse کی اولاد میں سے ہیں۔ صلیبی واقعہ کے بعد مسیحؑ دو سو سال تک امریکہ میں رہے چار سو سال بعد مسیحؑ کے سرخ جلد والوں نے سفید جلد والوں کو تباہ کر دیا۔ صرف مارمون کا بیٹا Moroni زندہ بچا۔ یہ باپ بیٹا دونو نبی تھے۔ انہوں نے سب اقوام کی خبریں تختیوں پر جمع رکھیں۔ اور سب نام لکھے۔ یہ تھی کتاب مارمون۔ بالآخر جب مارمون بھی مارا گیا۔ تو اس نے یہ تختیاں اپنے بیٹے کو دیں جس نے انہیں ایک پہاڑی میں دبا دیا۔ جب کولمبس آیا۔ تو اسنے سرخ لوگوں کو پایا۔ اور انہیں ریڈ انڈین کا خطاب دیا۔ سنہ ۱۸۲۰ء میں جوزف سمتھ کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ معلوم کرے کہ کونسا چرچ صحیح راستے پر قائم ہے۔ اسنے اس غرض کے لئے دعا کی۔ جس کے نتیجہ میں اس پر خدا اور مسیحؑ ظاہر ہوئے اور بتایا کہ کوئی چرچ بھی صحیح راستہ پر قائم نہیں ہے۔ جوزف سمتھ نبی تھا۔ خدائی پیغامبر اس پر مارمون کا بیٹا مورونی بھی ظاہر ہوا۔ جس نے اسے وہ جگہ بتائی جہاں اس نے تختیاں دبائی ہوئی تھیں۔ جوزف سمتھ نے ان تختیوں کا ترجمہ کیا۔ اور اس کتاب کو کتاب مارمون کے نام سے شائع کیا۔

خاکسار۔ آپ کے نزدیک کونسی کتاب زیادہ اہم ہے انجیل یا کتاب مارمون؟

مارمون۔ دونو ایک سی اہم ہیں

خاکسار۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ بہرحال ایک کتاب زیادہ اہم ہو گی۔ فرض کیجئے آپ کو انتخاب کا اختیار دیا جائے کہ دونو میں سے ایک کتاب اور صرف ایک کتاب چن لیں۔ تو آپ کونسی کتاب لیں گے؟

مارمون۔ اس صورت میں ہم کتاب مارمون کو ترجیح دیں گے۔

خاکسار۔ کیا جوزف سمتھ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یا بعد میں اس کے پیروؤں نے اسے نبی قرار دیا؟

مارمون۔ ہاں اس نے دعویٰ کیا۔ اسکے

الہامات ہیں۔ پندرہ برس کی عمر میں اس نے مسیحؑ سے ملاقات کی۔ اٹھارہ برس کی عمر میں کتاب پائی پچیس برس کی عمر میں کتاب شائع کی۔ چھبیس برس کی عمر میں مارمون چرچ کی بنیاد رکھی اور اصل تعلیم کو از سرِ نو قائم کیا۔ انتالیس برس کی عمر میں اسے جیل میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

خاکسار۔ جوزف سمتھ نے کون سی پیشگوئیاں کیں؟

مارمون۔ اس نے ۱۸۳۲ء کی خانہ جنگی کی خبر قبل از وقت دی۔ اور بتایا کہ جنگ غلامی کے مسئلے کے باعث شروع ہو گی۔ اور اس کی ابتداء جنوبی Carolina ریاست میں ہو گی۔ نیز یہ بھی پیشگوئی کی کہ اس کی کتاب ہر جگہ پھیل جائے گی اس نے چرچ کی بنیاد ۱۸۳۰ء میں چھ اراکین کے ساتھ رکھی۔

خاکسار۔ اس کتاب میں نئی بات کیا ہے۔ جو انجیل میں نہیں؟

مارمون۔ اس کتاب کے ذریعہ مسیحؑ نے امریکن قوم کو وہ سب کچھ دیا جو یہود کو دیا تھا۔

خاکسار۔ کیا دیا؟

مارمون۔ کتاب مارمون بائیبل کی تکمیل ہے اس میں بپتسمہ کا طریق ہے

خاکسار۔ کیا مسیح کے بعد بھی انبیاء آئے ہیں؟

مارمون۔ ہاں آئے ہیں

خاکسار۔ مسیحؑ نے یوحنا باب ۱۵ آیت بارہ تا چودہ میں جو پیشگوئی کی تھی وہ ایک زبردست نبی کی آمد کے متعلق ہے۔

مارمون۔ اس کا اطلاق خود مسیحؑ پر ہوتا ہے

خاکسار۔ پھر وہ خدا نہ تھے۔ انسان تھے کیونکہ نبی خدا نہیں ہوا کرتا۔ خدا کا بھیجا ہؤا ہوتا ہے۔

مارمون۔ ہاں انسان تھے۔ لیکن خدائی صفات رکھتے تھے۔ وہ بیک وقت انسان اور خدا تھے۔

خاکسار۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک طرف کمزوری جو انسان کے لازم حال ہے اور دوسری طرف طاقت اور قوت جو خدا تعالیٰ کے لازم حال ہے۔ یہ دونوں بیک وقت ایک وجود میں کسی صورت جمع نہیں ہو سکتیں۔ جہاں طاقت ہو وہاں کمزوری نہیں ٹھہر سکتی۔ جہاں روشنی ہو وہاں اندھیرا نہیں ٹھہر سکتا جہاں خدائی ہو وہاں بشریت نہیں ٹھہر سکتی۔ سچ یہ ہے کہ آپ لوگ خدا تعالیٰ کی ذات کو بالکل نہیں سمجھتے تبھی تو آپ خدائی وجود کو انسانی وجود کے ساتھ ملا کر اس کی ہتک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ عیسائی چرچ بجو جرم ۱ - آزاد اس لئے کہ اس نے بشر اور خدا میں فرق نہ کیا۔ یہ عیسائیت کا سب سے بڑا بگاڑ ہے اور یہی اس کا سب سے بڑا گناہ ہے مسیحؑ نے قطعاً یہ تعلیم نہ دی تھی اگر آپ لوگوں نے کوئی نیا پیغام لانا ہے تو وہ یہی ہو سکتا ہے کہ عیسائیوں کو بتایا جائے کہ خدا ایک ہے اور مسیح بشر تھے۔ آپ لوگ پرانے کھنڈرات پر نئی عمارت بنانا چاہتے ہیں جو درست نہیں۔ نئی عمارت کے لئے نئی بنیادیں کھودنی پڑیں گی اور یہی غرض ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی جو مسیحؑ کی پیشگوئی کے ماتحت آئے ہیں۔ تا خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم کیا جائے

مارمون۔ پھر آپ کے نزدیک مسیحؑ اور خدا کے درمیان کیا تعلق تھا؟

خاکسار۔ وہی تعلق جو خدا اور انسان میں ہوتا ہے

مارمون۔ آپ کے نزدیک زندگی کا مقصد کیا ہے؟

خاکسار۔ یہ کہ خدا تعالیٰ کی اُن صفات کے نقوش کو اپنے اندر پیدا کرنا جو اس کی ذاتی صفات نہیں۔ اور اس ذریعہ سے دنیا میں نیکی کی تلقین کرنا۔

اس پر خاکسار نے ان مبلغین کو دیباچہ ترجمۃ القرآن نیز رسالہ "اسلام" اور نیا تصنیف کردہ رسالہ احمدیت مطالعہ کے لئے دے کر رخصت کیا۔

درخواست دعا

لائبیریا سے اطلاع ملی ہے کہ مسٹری فضل دین صاحب خیریت سے وہاں پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا وہاں جانا جہاں اسلام اور احمدیت کے لئے بابرکت کرے وہاں خود ان کے لئے بھی رحمت و برکت کا موجب بنائے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

حمورابی — دُنیا کا پہلا آئینی شہنشاہ

از مکرم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل

نوٹ:- یہ مقالہ مکرم ملک صاحب موصوف نے مورخہ ۱۹ر جون کو مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کے اجلاس میں پڑھا۔

انسان طبعاً مل جل کر رہنے پر مجبور ہے۔ اس سے اسے بے انتہا فائدے ہیں۔ اس کے برعکس اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسے بے انت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے اور اس کی زندگی محال ہو جائے۔ لیکن اس خوبی میں کئی نقصان بھی مضمر ہیں متضاد مفاد باہمی جھگڑے اسی تمدن کی پیداوار ہیں۔ اگر ایک دوسرے کے مفاد نہ بھی ٹکرائیں۔ تب بھی انسان کی حاسدانہ طبیعت کئی جھگڑے کھڑے کر دیتی ہے۔ اس کی بہترین مثال حضرت آدم کے دو بیٹوں کی کہانی ہے۔ ایک بیٹا لائق اور فرض شناس ہے۔ اپنی خداداد ذہانت اور محنت سے جس کام میں ہاتھ ڈالتا ہے اسے باغ و بہار بنا دیتا ہے دوسرا ازدر خود رلیکن نکھٹو اور سست وجود ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اپنے دوسرے بھائی کی کامیابیوں پر حسد کرتا بھی ہے اور وہ اسے دیکھنا برداشت نہیں کر سکتا اور آخر اسے قتل کر کے دم لیتا ہے حالانکہ مقتول نے اپنے بھائی کا کبھی بُرا نہیں چاہا تھا۔ اور اس کی زیادتیوں کو ہمیشہ نظر انداز کرتا رہتا تھا۔ عدل کو ان فساد انگیز عوارض سے پاک کرنے کے لئے حکومت و قانون کی بنیاد پڑی زمانہ قبل از تاریخ سے لے کر آج تک اس نظام کے سوا تمدن کے اندر سے پیدا ہونے والے ان مفاسد سے بچنے کا اور کوئی معقول چارۂ کار تجویز نہیں ہوا۔ جہاں تک تاریخ سے پتہ چلتا ہے سب سے پہلی وسیع قطعات ارض سے تعلق رکھنے والی قانونی حکومت مشرق وسطیٰ میں قائم ہوئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مصر میں قانون کا احترام کیا جانے لگا۔ اس کے بعد مشرق الاقصیٰ ہند وغیرہ کا نمبر ہے۔ اور پھر یونان اور روما میں قانون کی دلکش شعاع زیر نظر آتی ہے۔

اس وقت آج کی مجلس میں ہمارا موضوع بحث تاریخ کے پہلے دور یعنی مشرق وسطیٰ کی قانونی تاریخ کے ایک حصہ سے ہے۔ اس موقعہ پر یہ وضاحت مناسب ہو گی کہ تشریع یا قانون کی تین قسمیں کی گئی ہیں۔ طبعی جن میں تبدیلی ناممکن ہے شرعی جن کا نفاذ اور نسخ سراسر الہام الٰہی کے تابع ہے کسی بندے کا اختیار نہیں کہ انہیں تبدیل کر سکے تیسرے انسان کے اپنے وضع کردہ قوانین جن میں حالات کے مطابق خود انسان ہی تبدیلیاں کرتا آیا ہے۔ ہمارا اس مقالہ میں اس تیسری قسم کی تاریخ پر روشنی ڈالنا مقصود ہے۔

تاریخوں میں آپ نے بابل کا نام پڑھا ہو گا یہ بابل کا علاقہ قدیم زمانہ میں دو حصوں میں منقسم تھا۔ شمالی علاقہ کو اکھر اور جنوبی کو سومر کہتے تھے یہ حضرت مسیح علیہ السلام سے اندازاً چھ ہزار سال پہلے کی بات ہے۔ دراصل اکھر اور سومر دریائے دجلہ اور فرات کے درمیانی دوآبے کے نام تھے جو آج کے عراق کا جنوبی حصہ ہے۔ یہی خطہ زمین . . . .

. . . انسانی تہذیب و تمدن کا ابتدائی گہوارہ تھا اس خطہ کا مشہور شہر بابل بغداد سے ۵۰ - ۶۰ میل جنوب مغرب میں دریائے فرات کے بائیں کنارے آباد تھا بابل دراصل باب ایل کا مرکب ہے باب کے معنے دروازہ اور ایل کے معنے خدا کے ہیں یعنی خداؤں یا دیوتاؤں کا دروازہ جزیرۃ العرب سے عربوں کی ہجرت کے چار دور تاریخ نے محفوظ کئے ہیں پہلا دور حضرت مسیح علیہ السلام سے تین چار ہزار سال پہلے کا ہے جب وہ دجلہ اور فرات کی وادی میں اپنے قدم جمانے میں کامیاب ہوئے اور اکھری خاندان کی حکومت کی بنیاد پڑی۔ دوسری ہجرت وہ ہے جبکہ ریاست وجود میں آئی۔ تاریخ والے اس بات پر متفق ہیں کہ یہ اموری خاندان سامی الاصل اور بابل کا پہلا شاہی خاندان تھا اس اموری خاندان کا چھٹا بادشاہ حمورابی ہے جس نے اپنے ملکی قوانین کو سنگی کتبے میں محفوظ کر کے تاریخ میں لازوال شہرت حاصل کی۔ اس خاندان نے تین صدی تک حکومت کی اور اس کے کل گیارہ بادشاہ ہوئے۔ جن میں حمورابی چھٹے نمبر پر حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً دو ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں مسند نشین ہوا۔ اور ۴۳ سال تک نہایت شان و شوکت کے ساتھ حکومت کی۔ بائیبل میں اسے امرافیل کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

پیدائش ۱۴/۱-۲ ان آیات میں ایک جنگ کا ذکر ہے جس میں امرافیل شامل تھا۔ اس شورش کے دوران حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے چچازاد بھائی حضرت لوط علیہ السلام کو بچانے کے لئے نکلے۔

تخت نشین ہونے کے بعد حمورابی نے دس برس تک مختلف علاقے فتح کئے اس کے بعد قریباً ۱۹ برس تک ملک میں ہر طرف امن و امان اور خوش حالی کا دور دورہ رہا۔ اس نے اہم اور ضروری شہروں کی فصیلوں کو مستحکم کیا۔ نہریں کھودیں اور کھیتی باڑی کے کام میں لوگوں کو سہولت مہیا کر کے ملک کی خوشحالی میں اضافہ کیا۔ ۳۰ سال جلوس میں اس نے عیلام پر حملہ کیا۔ کیونکہ یہ حکومت پہلے بابل کو کافی زک پہنچا چکی تھی عیلامیوں کو ذلت آمیز شکست ہوئی اور اس کا بادشاہ گرفتار ہوا اور آخرکار باجگزاری کے اقرار پر جان بخشی کرائی۔ ۳۹ سال جلوس میں اس نے اسیریا فتح کیا اور اس طرح ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسیریا اور بابل یعنی شمال اور جنوب ایک حکمران کے زیر نگیں آئے۔ حمورابی بڑا بیدار مغز۔ منتظم۔ متقی۔ پرہیزگار اور چھوٹے سے چھوٹے کام پر ذاتی توجہ دیتا۔

تاریخ نے اس کے کئی خط محفوظ کئے ہیں ان خطوط میں سے ایک خط میں اس نے اپنے والی کو جو کچھ لکھا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ امور سلطنت کے بارہ میں اس کی کتنی وسیع نظر تھی۔ مثلاً وہ لکھتا ہے:

۱۔ دمنوم نہر کے کنارے جن زمینداروں کی زمین ہے انہیں لگا کر نہر صاف کرائی جائے اور اس کی تہ کی مٹی نکلوائی جائے یہ کام اس ماہ کے اندر اندر مکمل ہو جائے۔

۲۔ معلوم ہوا ہے کہ فلاں شہر میں فلاں سرکاری ملازم نے رشوت لی ہے۔ فوراً تحقیقات کرائی جائے اگر جرم ثابت ہو تو رشوت کا مال سربمہر کر کے مرتشی اور گواہوں کو یہاں بھیج دو۔

۳۔ ایک شخص نے شکایت کی ہے کہ میں نے قرض لیا تھا اور اپنی زمین قرضخواہ کے پاس رہن رکھ دی تھی۔ اب قرض خواہ نے نہ صرف فصل پر قبضہ کر لیا ہے بلکہ زمین بھی واپس نہیں دیتا۔ یہاں بابل کے دفتر سے معلوم ہوا ہے کہ یہ زمین واقعی اس شخص کی ملکیت ہے۔ پس قرض خواہ سے زمین واپس دلائی جائے اور اسے سزا دی جائے۔

۴۔ ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ آج تین برس ہو گئے میں نے فلاں عامل کو تین "پیمانہ" غلہ قرض دیا تھا۔ لیکن متعدد مطالبوں کے باوجود قرض واپس نہیں ہوا۔ ہم نے عامل مذکور کی دستخطی رسید مدعی کے پاس ملاحظہ کی ہے۔ فوراً اصل مع سود اس عامل سے وصول کر کے قرضخواہ کو دیا جائے۔

۵۔ ہتھیار بنانے والے کاریگروں کو لکڑی کی ضرورت ہے۔ ۲۰۰ ٹکڑے درکار ہیں۔ لکڑی ٹھوس ہو۔ ہر ایک ٹکڑا وزن میں تہائی یا نصف تاع سے زیادہ نہ ہو اور لمبائی میں دو بالشت سے لے کر چار بالشت تک ہو۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ درخت گھن کے کھائے ہوئے نہ ہوں بلکہ مضبوط اور ٹھوس ہوں۔ یہ کام فوراً ہونا چاہیئے۔ کاریگر بے کار نہ بیٹھے رہیں۔

ان احکام سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حمورابی اپنی سلطنت میں کتنی بیدار مغزی سے کام لیتا تھا۔

اپنی حکومت کے آخری ایام میں حمورابی کو خیال آیا کہ تمام ملکی قوانین کو ایک مجموعہ میں جمع کیا جائے اور پھر ان کو ایک سنگی کتبہ میں کندہ کروا کر نصب کیا جائے۔ چنانچہ اس خیال کو اس نے عملی جامہ پہنایا اور سپارا کے مندر میں اس کتبے کو نصب کیا۔ یہ کتبہ سات فٹ چار انچ لمبا اور کم و بیش دو فٹ گھیر میں تھا۔ جو قریباً ایک ہزار سال تک سپارا کے مندر میں نصب رہا۔ اس کے بعد عیلامی بادشاہ نخنتے نے بابل پر حملہ کیا اور اس کتبے کو اپنے دارالخلافہ سوس میں اٹھا لایا۔ ۱۹۰۱ء میں یہ کتبہ سوس کی کھدائی کرتے وقت موسیو مورگان فرانسیسی کو ملا۔ اور ماہر قدیم رسم الخط موسیو سیشل نے اسے پڑھا اور فرانسیسی میں اس کا ترجمہ کیا۔ ۱۹۰۲ء میں حکومت فرانس نے اصل کتبے کی عبارت اور اس کے ترجمہ کو کتابی صورت میں شائع کر دیا۔ اصل کتبہ پیرس کے مشہور میوزیم میں موجود ہے اور برٹش میوزیم لنڈن میں اس کا ایک نہایت عمدہ چربہ رکھا گیا ہے۔ یہ کتبہ تاریخ آئین و قانون کا ایک نہایت ہی قدیم اور اہم دستاویز ہے اور غالباً دنیا کا پہلا تحریری قانون ہے بالکل اسی طرح جس طرح کہ دنیا کا پہلا جمہوری آئین جو تحریری صورت میں ایک معاہدہ کی شکل میں محفوظ ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ معاہدہ ہے جو ہجرت کے بعد مدینہ منورہ کے یہودیوں کے ساتھ طے پایا۔ حمورابی نے اس کتبے میں اپنی سلطنت کے جو قوانین درج کئے ہیں ان کی تمہید میں وہ لکھتا ہے:

"خدا نے مجھ شہرۂ آفاق بادشاہ اور خدا ترس حمورابی کو مامور کیا۔ کہ زمین پر عدل قائم کروں۔ کمزوروں اور شریروں کو نیست و نابود کر دوں زبردستوں کو کمزوروں پر ظلم کرنے سے باز رکھوں۔ میں ہوں حمورابی۔ خوشحالی اور فراوانی تقسیم کرنے والا۔ مصلحت اندیش بادشاہ سپارا مندر کا بانی۔ فلک بوس شاندار عمارتیں تعمیر کرنے والا۔ جس نے ریخ کے باشندوں کو وافر پانی مہیا کر کے انہیں نئی زندگی دی۔ ملک کا محافظ۔ دشمنوں کا جان لیوا مست اور تند خو سانڈ۔ جو دشمن کو بچھاڑ دیتا ہے۔ مقدس شہری بادشاہ۔ صاحب عقل و ہوشیار۔ جس نے عظیم الشان شہر نفر کے لئے غلہ جمع کیا۔ صالح بادشاہ جس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ عاقل اور مرد میدان۔ جس نے ڈاکوؤں کو زیر کیا۔ نامور بادشاہ شہر کا شاہی حاکم بنی نوع انسان کا گلہ بان۔ عدل و انصاف پھیلانے والا۔ رعایا کا راہنما۔ جب خدا نے مجھے نظم و نسق اور راہنمائی کے لئے حکمران مقرر کیا تو میں نے لوگوں کی بہبود کے لئے ملک میں یہ آئین جاری کئے"

اس کے بعد کتبے میں وہ قوانین درج ہیں جن کو مترجم نے ۲۸۲ دفعات میں تقسیم کیا ہے۔ اس کے بعد حمورابی کی وہ دعا ہے جو اس نے اس کتبے کی حفاظت کے لئے کی۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:

"صاحب عظمت و جلال بادشاہ حمورابی نے یہ قانون نافذ کئے تاکہ ان سے دنیا کو پوری پوری ہدایت ملے۔ اور مہربان اور عادل کی حکومت قائم کی جائے۔ برگزیدہ خدا نے مجھے نجات دہندہ مقرر کیا ہے۔ میرا عصائے شہری انصاف کا نشان ہے میرا مبارک سایہ میری سرزمین پر ہے۔ سومر اور اکد کے باشندے میرے جگر گوشے ہیں اور میری عقل ان کی محافظ ہے تاکہ طاقتور کمزور پر ظلم نہ کریں۔ یتیموں اور بیواؤں کو صحیح مشورہ میسر آئے مستقبل میں اور رہتی دنیا تک ملک پر جو حکمران بھی ہوگا وہ اس منصفانہ قانون پر قائم رہے گا جو میرے اس کتبے میں کندہ ہے نہ سلطنت کے قانون کو نہیں بدلے گا جو میں نے بنایا ہے اگر اس شخص میں عقل ہے اور وہ اپنے ملک میں امن قائم رکھنے کا خواہشمند ہے۔ لیکن اگر وہ شخص میرے ان الفاظ پر توجہ نہ کرے۔ نہ میری بد دعا کی پروا کرے۔ نہ خدا کی لعنت سے ڈرے تو خداوند تعالےٰ اس شخص کی سلطنت کا چراغ گل کر دے خواہ وہ کوئی بادشاہ ہو یا رئیس۔ نائب ہو یا کوئی اور عہدہ دار اس کے عصائے شاہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اس کے انجام پر لعنت برسائے۔ اور اس کی قسمت میں ایک ایسی بغاوت لکھ دے جسے اس کی طاقت دبا نہ سکے اور وہ اپنی تباہی اور ویرانی کی آندھی اس کے تخت پر چلائے۔ آہوں سے پر سال زندگی کے قلیل دن قحط کا زمانہ روشنی سے خالی اندھیرا۔ پھٹی پھٹی آنکھوں والی موت اسے نصیب ہو......"

یہ بڑی لمبی دعا ہے جو حمورابی نے اس کتبے کے بدخواہ کے لئے کی ہے۔

اس کتبے میں جو قوانین درج ہیں۔ وہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ گنجائش نہیں کہ ان کی تفصیل بیان کی جائے۔ صرف چند کا ذکر بطور نمونہ کیا جاتا ہے:

بد دعا:۔ اگر کوئی شخص کسی کو بد دعا دے اور ایسا کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی معقول وجہ نہ ہو تو بد دعا دینے والے کی سزا قتل ہے۔

شہادت:۔ اگر کوئی شخص کسی مقدمے میں جھوٹی گواہی دے اور اس کے لئے اس کے پاس کوئی معقول عذر نہ ہو نہ جان کا خطرہ ہو اور جس کے خلاف گواہی دی ہے۔ اس کی جان اسی کی گواہی سے خطرے میں پڑ جائے تو اس گواہ کی سزا قتل ہے۔ اگر غلہ یا چاندی کے متعلق گواہی ہو تو اتنی رقم اس سے بطور جرمانہ وصول کی جائے۔

اگر کوئی قاضی کسی مقدمہ کی سماعت کرے اور حکم سنا دے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ فیصلہ غلط تھا اور قاضی نے دانستہ ایسا کیا تھا تو جتنا جرمانہ کیا گیا ہے وہ اس قاضی سے وصول کیا جائے۔ نیز علی الاعلان عوام کے سامنے اسے عہدہ سے برخاست کیا جائے۔

اگر کوئی شخص ڈاکہ مارے اور گرفتار ہو جائے تو اس کی سزا قتل ہے۔ اگر ڈاکو گرفتار نہ ہو سکے تو جس علاقہ اور حدود میں یہ چوری کی واردات ہوئی ہے۔ وہاں کی برادری اور پنچ اس کا سارا نقصان پورا کریں۔

اگر کوئی شخص مقروض ہو۔ لیکن اس کی کھیتی تباہ ہو جائے تو اس برس وہ قرضخواہ کو قرض نہ دے اور اس سال کا سود بھی۔

اگر کسی ساہوکار نے کسی کو چاندی قرض دی ہے تو فی شیکل چاندی پر ۱/۶ شیکل اور چھ گرین سود لے سکتا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی کو بیگار پکڑے تو وہ ہر مرتبہ بیگار لینے پر اسے ۱/۳ من چاندی بطور ہرجانہ دے۔

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

چندہ جلسہ سالانہ

ہماری جماعت کا سالانہ جلسہ جماعت کے قیام کی اغراض کو پورا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس موقعہ پر شمع احمدیت کے ہزاروں ہزار پروانے بیک وقت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں اور حضور کے زندگی بخش کلام سے نئی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ مرکز احمدیت میں یہ چند دن گذارنے سے مومنوں کے دلوں میں اشاعت اسلام اور تزکیۂ نفس کے لئے جو جوش اور امنگ پیدا ہوتی ہے اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

اس جلسہ کے اخراجات پورے کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ایک خاص چندہ جاری ہے۔ جس کا نام چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پچھلے دو تین سالوں میں اس چندہ کی وصولی میں نمایاں طور پر زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن چونکہ جلسہ پر آنے والے احباب کی تعداد میں بھی غیر معمولی طور پر اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے اس چندہ کی آمد میں مزید ایزادی کی شدید ضرورت ہے تا اسی چندہ سے جلسہ کا تمام خرچ پورا ہو سکے۔ پچھلے سال تک دوسرے چندوں میں سے ایک بڑی رقم ہر سال جلسہ سالانہ پر خرچ کرنی پڑتی ہے۔ جس کی وجہ سے دوسرے کاموں کو نقصان پہنچتا ہے۔

مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔ اگر تمام جماعتیں اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں تو جلسہ کا خرچ نہایت آسانی کے ساتھ پورا ہو سکتا ہے۔ بے شک اکثر جماعتیں اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیتی ہیں اور پچھلے چند سالوں میں تو چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ بلکہ بہت سی جماعتیں تو اپنے بجٹوں سے زیادہ یہ چندہ ادا کر دیتی ہیں۔ پھر بھی ابھی تک چند جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے اس چندہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی۔ ان میں بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اور ان کی وجہ سے ہی اس چندہ کی وصولی میں کمی رہ جاتی ہے۔

نظارت بیت المال نے پچھلے سال ان جماعتوں کو مشورہ دیا تھا کہ اگر وہ مقررہ شرح کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کرنا چاہتیں۔ تو مجلس مشاورت میں کوئی دوسری تجویز پیش کریں۔ جس کے ذریعہ جلسہ سالانہ کا خرچ پورا کیا جا سکے۔ لیکن انہوں نے کوئی متبادل تجویز پیش نہیں کی۔ اب نظارت بیت المال نے ان جماعتوں سے جو چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں دریافت کیا ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے معاملہ میں وہ کس حد تک ساری جماعت کا ساتھ دینے پر تیار ہیں۔ ان کے جوابات کی روشنی میں اگر ضرورت ہوئی تو اس معاملہ کو آئندہ مجلس مشاورت میں پیش کیا جائیگا مجھے قوی امید ہے کہ اس سال یہ چند جماعتیں بھی ضرور اپنا قدم آگے بڑھائیں گی۔ اور اس امر کو ہرگز پسند نہیں کریں گی کہ ان کی کوتاہی کی وجہ سے جو کمی رہ جاتی ہے اسے پورا کرنے کے لئے ان جماعتوں پر زیادہ بوجھ ڈالنے کی کوئی تجویز مجلس مشاورت میں پیش کی جائے۔ جو پہلے بھی اپنا مقرر کردہ حصہ بخوشی ادا کر رہی ہیں۔

اس وقت جلسہ سالانہ کے لئے اجناس خریدی جا رہی ہیں۔ اور اس غرض کے لئے ایک بڑی رقم کی ضرورت ہے۔ لہٰذا تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ اسی وقت سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔ اور جو احباب یکمشت اس چندہ کی ادائیگی کی توفیق رکھتے ہوں ان سے فوری طور پر یکمشت وصولی کر کے رقم یہاں بھجوا دیں۔ اور جو دوست یکمشت ادائیگی نہ کر سکتے ہوں ان سے ایسی اقساط میں وصولی شروع کر دیں کہ جلسہ سالانہ تک جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جائے۔ زمیندار احباب کو چاہیئے کہ اسی فصل سے جو اب اٹھائی گئی ہے اپنا پورے کا پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ جو دوست اس چندہ کی ادائیگی میں جلدی کریں گے انہیں یقیناً زیادہ ثواب ہو گا۔ کیونکہ اس وقت اجناس نسبتاً سستی ہیں۔ اس لئے ان کی ادا کردہ رقم سے آج اس سے زیادہ جنس خریدی جا سکتی ہے۔ جتنی جنس اتنی ہی رقم سے نومبر یا دسمبر میں خریدی جا سکیگی۔

یہ مت بھولئے کہ مہمان نوازی مسلمانوں کی محبوب روایات میں سے ہے اور چندہ جلسہ سالانہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت پر ۴

۴ خرچ ہوتی ہے جس میں عام مہمان نوازی سے یقیناً زیادہ ثواب ہے پس جلسہ سالانہ کے لئے چندہ جلسہ سالانہ کی شکل میں تھوڑی سی مالی قربانی بہت بڑی برکات کا موجب ہے اسلئے کسی دوست کو اس چندہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے دعا ہے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرما دے

(عبدالحق رامہ ناظر بیت المال)

فارم ہائے اصل آمد جلد پُر کر کے واپس فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور موصیہ خواتین سے ان کی گذشتہ سال (یکم مئی ۱۹۵۷ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۵۸ء) کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے قریباً ڈیڑھ ماہ سے فارم بھیجے جا رہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے اگر ابھی پُر کر کے واپس نہیں کئے تو جلد پُر کر کے واپس فرمائیں اور اس امر کو فراموش نہ فرمائیں کہ ان کے حسابات کی تکمیل کا انحصار صرف اور صرف ان فارموں کو پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ ان فارموں کو پُر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر ان کی طرف سے ہوگی۔ اسی قدر دیر ان کے حسابات کی تکمیل میں ہو گی۔ یعنی دفتر ان کو یہ بتانے سے قاصر رہے گا کہ ان کی طرف سے جو چندہ وصیت مئی ۱۹۵۷ء سے اپریل ۱۹۵۸ء تک واجب الوصول تھا وہ پورا آ چکا ہے یا ان کی طرف بقایا ہے۔ اگر بقایا ہے تو کس قدر اور اگر ان کا دفتر کی طرف فاضل ہے۔ تو وہ کتنا ہے۔ غرض حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل جب تک ان کی طرف سے فارم پُر ہو کر نہ آ جائیں نہیں ہو سکتی

اس سلسلہ میں یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ بعض احباب نے اپنی کئی کئی سالوں کی آمد نہیں بتائی۔ ان کو اتنے ہی سالوں کے فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ پہلی مرتبہ موصی احباب کو یہ فارم بذریعہ عام ڈاک بھیجے جائیں اگر پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر واپس نہ آئیں تو دوسری مرتبہ بصیغہ رجسٹری بھیجے جائیں جو بلا ضرورت زائد خرچ ہوتا ہے۔ پس حصہ آمد کے ہر موصی کا فرض ہے۔ کہ وہ پہلی مرتبہ عام ڈاک کے ذریعہ سے ہی موصول شدہ فارم پُر کر کے پندرہ دن کے اندر اندر واپس کر دیں اور دوسری مرتبہ رجسٹری کے بلا ضرورت خرچ کرنے سے دفتر کو بچائیں۔ اور سلسلہ کے مال کو کفایت شعاری کے ساتھ خرچ کرنے کے لئے دفتر سے تعاون کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کیلئے ضروری اعلان

ربوہ کی مقدس بستی میں رہائش کے خواہشمند احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس وقت تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جنوب مشرق میں بحساب چھ صد روپے کنال زمین ریزرو کی جا رہی ہے۔ یہاں پر کم از کم دس مرلہ اور زیادہ جتنی زمین کی ضرورت ہو اس کی پوری رقم پیشگی بھجوا کر درخواست دی جائے۔ تاکہ زمین ریزرو کی جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

قائداعظم کے بتائے ہوئے راستہ پر متحد طور پر گامزن رہنے کی تلقین

عیدالاضحیٰ کی تقریب پر محترمہ فاطمہ جناح کا پیغام

کراچی ۲۸ رجون محترمہ فاطمہ جناح نے عیدالاضحیٰ کے پیغام میں اس امر پر اظہار افسوس کیا ہے کہ قائداعظم کے انتقال کے بعد ایک مکمل جمہوری مملکت قائم کرنے کی منزل مقصود کی جانب ہماری پیش قدمی رک گئی

خاتون پاکستان نے کہا ہے بدقسمتی سے ہماری قسمت کے مالک وہ لوگ بن گئے جنہوں نے فلاح و ترقی کے لئے عوام کی امنگوں کا گلا گھونٹنے کی پوری کوشش کی۔ اور ملک کو موجودہ بدحالی اور مایوسی کی کیفیت میں مبتلا کر دیا۔ تاہم اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں امید کی کرن بھی دکھائی دیتی رہی ہے۔ ہر قسم کے مصائب و آلام اور مایوسیوں کا شکار ہونے کے باوجود عوام کا یقین متزلزل نہیں ہوا اور انہوں نے اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتے ہوئے راستے کی ہر رکاوٹ دور کرنے کی جرأت مندانہ کوشش کی ہے اب وہ حالات کا صحیح تجزیہ کرنے لگے ہیں۔ اور انہیں معلوم ہو گیا ہے۔ کہ کونسی طاقتیں ان کے حقوق و نظریات کی تکمیل کے راستے میں مزاحم ہیں تاہم عوام کو چوکس رہنا چاہیئے۔ کیونکہ مخالف طاقتیں ابھرنے کی کوششیں کر رہی ہیں۔

خاتون پاکستان نے عوام کو یاد دلایا ہے کہ اگر وہ پھر اسی جذبہ سے سرشار ہو جائیں جو قیام پاکستان پر منتج ہوا تھا تو ان کی امنگیں پوری ہو کر رہیں گی۔ خاتون پاکستان نے عوام سے کہا ہے۔ آپ قائداعظم کے دکھائے ہوئے راستے پر متحد ہو کر گامزن ہو جائیں قائداعظمؒ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق کام کریں۔ اور اس صورت میں آپ کے راستے کی سب مشکلات اور رکاوٹیں خس و خاشاک کی طرح ناپید ہو جائیں۔

لبنان میں حکومت کے حامیوں پر باغیوں کے زبردست حملے

بیروت یکم جولائی لبنان کے باغیوں نے دروز قبیلے کے سردار کمال جنبلاط کی زیر قیادت بیروت سے دس میل جنوب میں دو پہاڑی قصبات شملان اور عیناب پر حملہ کر دیا حکومت کے وفادار مسلح شہریوں نے ان کا مقابلہ کیا ابتدائی اطلاعات کے مطابق فریقین کے بہت سے آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں

یہ امر قابل ذکر ہے کہ عربی تعلیم کا ایک مشہور کالج جسے لبنان کی وزارت خارجہ چلاتی ہے۔ شملان میں واقع ہے۔ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق باغیوں نے شملان کے قریب ایک چھوٹے سے پل کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا ہے تاہم کالج اور طلبہ کے کسی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔

دریں اثنا لبنان کے دوسرے سب سے بڑے شہر طرابلس میں گذشتہ چار روز سے سرکاری فوجوں اور باغیوں کے درمیان شدید لڑائی جاری ہے۔ باغی بھاری توپیں استعمال کر رہے ہیں اور انہوں نے شہر کو ملک کے دوسرے حصوں سے الگ کر رکھا ہے ایک محتاط اندازے کے مطابق یہاں چار روز میں فریقین کے سینکڑوں آدمی کام آئے ہیں۔

جاپان نے بھی راکٹ تیار کر لیا

ٹوکیو ۳۰ جون جاپان بھی آواز سے زیادہ تیز رفتار راکٹ تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے کل مشی کاوا کے ساحل پر اس راکٹ کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔ یہ راکٹ دو سٹیج والا ہے اور اس کی رفتار آواز سے پانچ گنا زیادہ ہے یہ بین الاقوامی جغرافیائی سال کے مشاہدات کے سلسلے میں تیار کیا گیا ہے اس میں ایسے آلات نصب ہیں جو فضا کے بارے میں اعداد و شمار جمع کرنے کے بعد واپس زمین پر آجاتے ہیں

گمشدہ نقدی

۲۶/۵۸ کو جناب ایکسپریس میں بچوں کو سوار کرتے وقت میری جیب سے کافی نقدی کے نوٹ جو رومال میں لپیٹے ہوئے تھے۔ گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملے ہوں۔ مہربانی فرما کر بندہ کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ پہنچانے والے دوست کی خدمت میں کچھ نقدی بھی پیش کی جائیگی

سید عبدالرحمٰن شاہ دارالرحمت ربوہ

نئی دہلی میں احرار لیڈروں کی پراسرار سرگرمیاں

بھارتی لیڈروں سے "ملاقاتیں"!

کراچی ۱۶ رجون۔ کراچی کے ایک انگریزی اخبار ٹائمز پوسٹ نے خبر دی ہے کہ مشہور احرار لیڈر مولانا مظہر علی اظہر کوئی تین ہفتہ سے دہلی میں ہیں۔ اور پاکستان کی مخالف جماعتوں کے لیڈروں سے مل جل رہے ہیں۔ انہوں نے جن سنگھ اور کانگریس کے لیڈروں سے ملاقات کی۔ ان کا کہنا ہے کہ دہلی میں وہ ایسا محسوس کر رہے ہیں جیسے وہ اپنے گھر میں ہیں۔

یاد رہے کہ مولانا مظہر علی اظہر نے قائداعظم کو "کافر اعظم" قرار دیا تھا۔ مولانا نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ وہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات بہتر بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کو تیار ہیں۔ احرار لیڈر نے بخشی غلام محمد سے بھی ملاقات کی۔"

(روزنامہ سعادت لائلپور ۱۷ رجون ۱۹۵۸ء صفحہ ۱)

چودھری غلام عباس کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا

کرنل شیر احمد کو گرفتاری کے بعد آزاد کشمیر سے نکال دیا گیا

راولپنڈی۔ یکم جولائی۔ چودھری غلام عباس پرسوں صبح رہا کر دیئے گئے تھے۔ لیکن رہائی کے بعد وہ پھر مظفر آباد روانہ ہو گئے۔ چنانچہ انہیں کوہالہ میں پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت دوبارہ گرفتار کر کے راولپنڈی سنٹرل جیل میں بھیج دیا گیا۔

تحریک کے قائم مقام سربراہ کرنل شیر احمد خان مظفر آباد میں گرفتار کر لئے گئے۔ بعد میں انہیں آزاد کشمیر کی سرحد سے باہر نکال دیا گیا۔

کرنل شیر احمد کے ساتھ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے چیف آرگنائزر شیخ غلام قادر بھی گرفتار کر لئے گئے۔ بعد ازاں انہیں بھی آزاد کشمیر کی حدود سے نکال دیا گیا۔ دریں اثناء چھ سو رضاکاروں پر مشتمل مختلف دستے آج چناری پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ بعد ازاں انہیں لاریوں میں لاد کر آزاد کشمیر کی حدود سے نکال دیا گیا۔

چودھری غلام عباس پرسوں صبح گیارہ بجے راولپنڈی کی سنٹرل جیل سے رہا کئے گئے تھے۔ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی مسٹر یزدانی ملک ان کی رہائی کا حکم لے کر جیل پہنچے۔ اور وہ چودھری صاحب کو اپنے ہمراہ کمشنر راولپنڈی ڈویژن مسٹر غیاث الدین احمد کی کوٹھی پر لائے جہاں انہیں وزیر اعلیٰ مسٹر مظفر علی قزلباش کا حکم دکھایا گیا۔ رہائی کے فوراً بعد چودھری غلام عباس نے تحریک آزادی کشمیر کے کارکنوں سے مشورہ کیا۔ اپنے بھائی مسٹر زبیری کی کوٹھی پر اپنی علیل والدہ کی عیادت کی اور اپنے بیٹے طارق عباس اور قائداعظم کے سابق سیکرٹری مسٹر کے ایچ خورشید کے ہمراہ مظفر آباد روانہ ہو گئے۔ جب چودھری صاحب کی کار مری پہنچی۔ تو پولیس کی کار نے چودھری صاحب کی کار کا تعاقب شروع کر دیا۔ کوہالہ کے پل پر چودھری غلام عباس کی کار کو روک لیا گیا۔ انہیں آزاد کشمیر میں داخل نہ ہونے دیا گیا اور دوبارہ راولپنڈی کی سنٹرل جیل میں پہنچا دیا گیا۔ چودھری صاحب پہلی بار ۲۷ رجون کو گرفتار کئے گئے تھے۔

حکومت آزاد کشمیر کے ایک سابق صدر کرنل شیر احمد خاں خط متارکہ جنگ پار کرنے کے لئے کل مظفر آباد روانہ ہوئے تھے لیکن انہیں مظفر آباد پہنچتے ہی گرفتار کر لیا گیا۔ سرکاری حلقوں نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ وہ مظفر آباد سے واپس چلے جانے پر آمادہ ہو گئے چنانچہ ان کی درخواست پر انہیں ایک سرکاری لاری میں بٹھا کر کوہالہ کے پل پر چھوڑ دیا گیا۔

صدر آزاد کشمیر سردار محمد ابراہیم نے دعویٰ کیا ہے کہ مظفر آباد میں اب تک ساٹھ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں اور تقریباً ایک ہزار اشخاص کو پکڑ کر آزاد کشمیر کی حدود سے نکال دیا گیا۔

درخواست دعا

والدہ صاحبہ چودھری محمد اشرف صاحب ناصر شاہد بعارضہ دمہ سخت بیمار ہیں اور بندہ کی بچی بھی بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب ہر دو کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عنایت اللہ انسپکٹر
خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

نہری تنازعہ کے متعلق بھارت کے ساتھ سمجھوتہ ہو جانے کی توقع
متبادل منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں پندرہ سال صرف ہوں گے

کراچی ۲ جولائی - پاکستانی ماہرین نے نہری تنازعہ کے تصفیے کے لئے جو متبادل منصوبہ تیار کیا ہے - کل وزیر اعظم کی زیر صدارت اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس میں اس پر نامکمل بحث ہوئی جمعرات کو اسی قسم کی ایک اور کانفرنس ہوگی جس میں اس موضوع پر بات چیت کوئی قطعی شکل اختیار کرے گی -

مزید معلوم ہوا ہے کہ لنڈن کی مصالحتی بات چیت میں حصہ لینے والے پاکستانی وفد کی یادداشت کو بھی جمعرات کی کانفرنس میں آخری شکل دی جائے گی - لنڈن کی کانفرنس ۷ رجولائی کو شروع ہو رہی ہے - اس میں پاکستان بھارت اور عالمی بنک کے نمائندے حصہ لیں گے - مسٹر جی معین الدین کی زیر قیادت پاکستانی وفد جمعرات کی شام یا جمعہ کی صبح کو لنڈن روانہ ہوگا - توقع ہے کہ وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان مسٹر مظفر علی قزلباش بھی بات چیت میں حصہ لینے کے لئے لنڈن جائیں گے تاہم آپ پاکستانی وفد کے رکن نہیں ہوں گے

دریں اثناء باخبر حلقوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ نہری تنازعہ کے تصفیے کے متبادل منصوبے پر بھارت کے ساتھ سمجھوتے کا امکان کافی روشن ہے - پاکستانی وفد کے ایک رکن نے کہا ہے کہ میں لنڈن کی بات چیت کے نتائج کے بارے میں جتنا پرامید ہوں اتنا پہلے کبھی نہیں تھا -

اس منصوبے کی تفاصیل کے متعلق انتہائی رازداری سے کام لیا جا رہا ہے - تاہم اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اس میں وہ اخراجات تقریباً نصف کر دیئے گئے ہیں جو تین مشرقی دریاؤں کے پانی سے محروم ہونے کی صورت میں مغربی پاکستان میں پانی کی فراہمی کے متبادل انتظامات پر آئیں گے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ نئے منصوبہ کو پوری طرح عملی جامہ پہنانے کے لئے بارہ سے پندرہ سال مدت درکار ہوگی -

حمورابی - دنیا کا پہلا آئینی بادشاہ

(بقیہ صفحہ ۵)

— اگر کوئی شخص کسی کو تجارتی قرضہ دے اور تمام مال راہزن لوٹ لے جائیں اور اس میں اس کا کوئی قصور نہ ہو تو وہ ادائیگی سے بری الذمہ ہوگا -

— اگر کوئی شخص کسی عورت سے تعلقات میاں بیوی قائم کرے - لیکن باقاعدہ نکاح نامہ نہ لکھا جائے تو وہ عورت قانوناً اس کی بیوی نہیں ہوگی -

— اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت لگائے اور کوئی ثبوت نہ ہو تو وہ عورت خدا کے نام کی قسم اٹھائے اور اپنے گھر واپس چلی جائے -

— اگر کوئی عورت آوارہ ہے اور اپنے خاوند کی پرواہ نہیں کرتی تو وہ پانی میں ڈبو دی جائے

— اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو کوئی اچھی چیز ہبہ کرے تو والد کے مرنے کے بعد وہ چیز اسی کے پاس رہے گی - اور ترکہ میں تقسیم نہ ہوگی

— اگر کسی شخص نے اپنے بیٹوں کی شادیاں کیں - لیکن چھوٹے بچے کی شادی نہ کر سکا اور مر گیا تو تقسیم ورثہ کے وقت اس چھوٹے بیٹے کو مقررہ حصہ کے علاوہ زر عروسی بھی دیا جائے تاکہ وہ اپنی شادی کر سکے -

(نوٹ) اس مضمون کی تیاری میں دائرۃ المعارف اور سیرۃ فی الشرع الاسلامی اور مضامین مانک رام ایم - اے سے استفادہ کیا گیا -

چھ لاکھ مسلمانوں نے فریضہ حج ادا کیا

مکہ ۲ جولائی - اس سال چھ لاکھ مسلمانوں نے ۲۶ جون کو حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کیا - اس دن سال گذشتہ کی نسبت موسم کم سخت تھا اور حاجیوں کی عام جسمانی حالت تسلی بخش تھی - جبل رحمت کے دامن میں جہاں حج کا آخری رکن ادا کیا جاتا ہے

لاکھوں مسلمانوں نے عالم اسلام کی طاقت اور سربلندی کی دعائیں مانگیں -

شاہ سعود مسجد نمرہ میں موجود تھے نماز ادا کرنے کے بعد آپ بھی دوسرے حاجیوں کی طرح جبل رحمت تشریف لے گئے -

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا
چالیسواں سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا چالیسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۶-۵۸ بروز اتوار منعقد ہوگا - جس میں مکرم مولوی عبد القادر صاحب مولوی فاضل، مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی، مکرم مولوی سید احمد علی صاحب سیالکوٹی، مکرم مولوی سعید احمد صاحب ظفر تقاریر فرمائیں گے - محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ جلسہ کی صدارت فرمائیں گے - احباب کثرت سے تشریف لائیں اور اپنے دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں - ۵ بجے کی شام تک احباب کو پہنچ جانا چاہیئے -

شاہ مسکین لاہور سے ۲۵ میل براستہ شرقپور - اور لائلپور سے ۶۰ میل براستہ جڑانوالہ پختہ سڑک سے ۲ میل کے فاصلہ پر جنوب کی طرف واقع ہے - والسلام

فتح محمد سیال (ناظر اصلاح وارشاد)

پاکستان، برطانیہ کو سوتی کپڑے کی برآمد پر پابندی لگا دے گا؟

لندن ۲ رجولائی - برطانوی تجارتی بورڈ کے صدر سر ڈیوڈ ایکلس نے توقع ظاہر کی ہے کہ پاکستان برطانیہ کو اپنی سوتی مصنوعات کی برآمد پر تین سال کے لئے پابندی لگانے پر رضامند ہو جائیگا -

سر ڈیوڈ نے بتایا کہ تجارتی بورڈ نے بھارت اور پاکستان کے سوتی صنعت کاروں سے بات چیت کی ہے اور بھارت کے ساتھ سمجھوتہ ہو گیا ہے توقع ہے کہ پاکستان کے ساتھ بھی اسی قسم کا معاہدہ ہو جائے گا - جس کے تحت پاکستان تین سال کے لئے برطانیہ کو اپنی سوتی مصنوعات کی برآمد کی حد مقرر کر دے گا - اس کے بعد برطانیہ ہانگ کانگ کے ساتھ بھی اسی قسم کے سمجھوتے کی کوشش کرے گا - اور توقع ہے کہ اس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی -

مسٹر ڈیوڈ نے جو پرسوں رات دارالعوام میں سوتی صنعت سے متعلق ایک بحث کا جواب دے رہے تھے - لنکا شائر کے سوتی صنعتکاروں کی موجودہ مشکلات سے اظہار ہمدردی کیا - لیکن آپ نے یہ مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا - کہ برطانوی حکومت پاکستان، بھارت - ہانگ کانگ اور لنکا شائر کی سوتی مصنوعات ڈیوٹی کے بغیر درآمد کرنے کے متعلق اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے -

غلام عباس کی تحریک اور بخشی

نئی دہلی یکم جولائی - مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے رائے ظاہر کی ہے کہ چوہدری غلام عباس اور انکے ساتھیوں کیطرف سے تحریک آزادی کشمیر شروع کرنیکا مقصد مقبوضہ کشمیر کی روزمرہ کی زندگی میں گڑبڑ پیدا کرنا ہے - آپ نے اندیشہ ظاہر کیا کہ اس سے ریاست میں سیاحوں کی آمد پر اثر پڑے گا -